9506 ـ جہاد میں والدین کی اجازت

سوال

میں جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق ایک سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں، یہ علم میں رہے کہ میں اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں اور میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں، اور والدہ موجود ہیں، میری بیوی اور بچے بھی ہیں، میں نے والدہ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی لیکن انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا؛ تو کیا میں جہاد کر سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جہاد فی سبیل اللہ افضل اور بہترین عمل ہے، اور اسی طرح والدین کی اطاعت و فرمانبرداری بھی، اور جب کوئی شخص شرعی جہاد پر جانا چاہے تو اسے والدین کی اجازت لینی چاہیے، اگر تو وہ اسے اجازت دیتے ہیں تو ٹھیک وگرنہ وہ جہاد میں نہ جائے، بلکہ وہ ان کی خدمت کرے، کیونکہ ان دونوں یا ان میں سے کسی ایک کے پاس رہنا اور ان کی خدمت کرنا بھی جہاد کی ایک قسم ہے.

اس کی دلیل ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اللہ تعالی کے ہاں محبوب ترین عمل کونسا ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وقت پر نماز کی ادائیگی کرنا.

میں نے کہا: پھر کونسا؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" والدین کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کرنا

میں نے کہا: پھر کونسا؟

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جہاد فى سبيل اللہ.

مجھے يہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بتايا، اگر ميں اور زيادہ دريافت كرتا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم بھى زيادہ بيان كرتے.

صحيح بخارى (1 / 134) صحيح مسلم (1 / 89 - 90).

اور عبد اللہ بن عمرو رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس ايك شخص آيا اور جہاد ميں جانے كے ليے اجازت طلب كى، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" كيا تيرے والدين زندہ ہيں؟

وہ كہنے لگا: جى ہاں

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ان دونوں ميں جہاد كرو"

صحيح بخارى (4 / 18)

اور ايك روايت ميں ہے:

ايك شخص آكر كہنے لگا اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميں آپ كے ساتھ جہاد ميں جانے كے ليے آيا ہوں، ميں آيا تو ميرے والدين رو رہے تھے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تم واپس جاؤ اور جس طرح انہيں رلايا ہے، اسى طرح انہيں ہنساؤ"

مسند احمد (2 / 160) سنن ابو داود (3 / 38).

اور ابو سعيد رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" ايك شخص نے يمن سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى طرف ہجرت كى تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اس سے دريافت كيا:

" کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے؟

تو وہ کہنے لگا: میرے والدین، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا انہوں نے تجھے اجازت دی ہے؟

اس شخص نے جواب دیا، نہیں،

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ان کے پاس واپس جا کر اجازت مانگو، اگر تو وہ تمہیں اجازت دے دیتے ہیں تو تم جہاد کرلینا، اوراگر اجازت نہ دیں تو ان دونوں کی خدمت کرنا اور حسن سلوك کرنا"

مسند احمد (3 / 75 ـ 76) سنن ابو داود (3 / 39).

اور معاویہ بن جاھمۃ سلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاھمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورکہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کرنا چاہتا ہوں، اور آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا تیری والدہ ہے؟

اس نےجواب دیا: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اس کی خدمت کے لیے وہیں رہو کیونکہ اس کے پاؤں کے قریب جنت ہے"

مسند احمد (3 / 429) سنن نسائی (6 / 11).

یہ سارے دلائل اور اس کے معنی میں دوسرے دلائل اس شخص کے متعلق ہیں جس پر جہاد فرض عین نہیں ہوا، اورجب جہاد فرض عین ہو جائے تو جہاد ترك کرنا معصیت اور گناہ ہے، اور پھر خالق و مالك اللہ عزوجل کی معصیت و نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کی جا سکتی.

اور جہاد فرض عین ہونے کی صورت یہ ہے کہ جب وہ میدان جنگ میں صفوں کے درمیان ہو، یا امام اور خلیفہ و حکمران عام جہاد کا اعلان کردے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.